| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بریلوی ملاں اور پیروں کا انگریز کی مدح وتوصیف میں پیش کردہ سپاسنامہ

ساجد خان حنفی

مقامات مقدسہ کی بربادی، خلافت اسلامیہ عثمانیہ کی تباہی اور ترکی سلطنت کی شکست وریخت پر ۱۹۱۸ء میں انگریز جب اپنی فتح کی کامیابی کے نشے میں مست ہوکر محو رقص وسرور تھے تو پنجاب کے سرکردہ بریلوی رہنماؤں اور پیروں نے ایک غیر سرکاری تقریب میں گورنر پنجاب مسٹر اڈوائر ولیڈی اڈوائر کو مہمان خصوصی کے طور پر دعوت شمولیت دی اور حسب ذیل سپاسنامہ جو درحقیقت سیاہ نامہ تھا اڈوائر کو پیش کیا۔

یہ مسٹر اڈوائر وہی ہے جس نے اپریل ۱۹۱۹ء میں جلیاں والہ باغ میں گولی چلوا کر ہندوستانیوں کے خون سے ہولی کھلی تھی۔ مشائخ سوء اور علماء سوء کی انگریزوں کیلئے خدمات اور اس کا منہ بولتا ثبوت محترم فقیر امیر علی قریشی مرحوم رحمۃ اللہ علیہ نے برٹش میوزیم لندن سے حاصل کیا تھا اور اس فوٹو کاپی کو شائع بھی کیا تھا جو اس وقت ہم آپ کے سامنے پیش کررہے ہیں۔

اس سپاسنامہ کے متعلق پیر مہر علی شاہ صاحب کے خلیفہ اجل مفتی فیض احمد صاحب رقمطراز ہیں کہ:

پہلی جنگ عظیم کے بعد رولٹ ایکٹ کے خلاف ہنگاموں کے دوران جلیانوالہ باغ امرتسر کی فائرنگ کے ہیرو، بدنام زمانہ سر مائیکل اوڈوائر لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کی یہاں سے روانگی کے وقت طبقہ امراء اور بعض سجادہ نشینوں نے الوداعی پارٹی کے دوران لاہور میں ایک سپاسنامہ پیش کیا جس میں انگریزی راج کی تعریف وتوصیف کی گئی تھی۔ اس موقعہ پر کمشنر راولپنڈی اور دیگر متعدد امراء وحکام کے شدید اصرار کے باوجود حضرت قبلہ قدس سرہ نے اس اجتماع میں شرکت سے قطعاً انکار فرمادیا مگر ملک سر عمر حیات خان ٹوانہ کے بے حد اصرار پر بالآخر اپنے صاحبزادہ جناب بابو جی مدظلہ العالی کو شمولیت کیلئے یہ فرماتے ہوئے بھیج دیا کہ ملک عمر حیات خان غرباء کے کام کرتا ہے اور اس وجہ سے مجھے اس کا خیال ہے۔ لہٰذا جناب بابو جی مدظلہ العالی طوعاً وکرہاً لاہور تشریف لائے۔ ملک عمر حیات خان نے کہا کہ آپ خود کوئی بات نہ کیجئے گا جو کچھ ہم کہیں آپ صرف ہاں میں ہاں ملادیں۔ جناب بابو جی نے دریافت فرمایا آپ لوگ کیا کہیں گے تو ملک صاحب نے انگریزوں کیلئے مدحیہ الفاظ کہے۔ بابو جی نے فرمایا میں اس کی تو تائید نہیں کرسکتا کیونکہ یہ صحیح نہیں ہے اس پر ملک صاحب نے بابو جی کی شمولیت کو مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ آپ ان سے فارغ ہوکر واپسی سے قبل جب جناب دیوان سید محمد سجادہ نشین پاک پتن شریف سے ملے تو انھوں نے باصرار روک لیا اور اپنے ہمراہ پارٹی میں لے گئے۔ بابو جی فرماتے ہیں کہ مجھے کچھ علم نہ تھا کہ ایسے اجتماعات کے طور طریقے اور آداب کیا ہوتے ہیں۔ ایک کاغذ پر سب کے دستخط کرائے گئے میں نے بھی اس خیال سے کہ حاضرین کی فہرست ہے دستخط کردئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ دستخط سپاسنامہ کے سلسلہ میں تھے۔ سخت افسوس ہوا مگر اس وقت مجبوری تھی اور کچھ نہ ہوسکتا تھا۔ ﴿مہر منیر، ص ۲۸۷، فصل ۸﴾

غلام محی الدین صاحب المعروف بابو جی نے اپنی صفائی میں جو عذر تراشہ ہے وہ اگرچہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے مگر ہم یہاں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتے اس لئے کہ ہم یہ سپاسنامہ صرف ریکارڈ میں لانے کیلئے شائع کررہے ہیں۔ برصغیر کی سیاسی تاریخ پر پھر کسی وقت گفتگو ہوگی۔

قارئین کرام ۱۹۲۱ء میں جب پنجاب خلافت کمیٹی نے ڈاکٹر محمد عالم کو اپنے ٹکٹ پر پنجاب اسمبلی کیلئے ملتان کے حلقے سے نامزد کیا تو اس سلسلہ میں شاہ جی (حضرت عطاءاللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو پہلی بار ملتان جانے کا اتفاق ہوا۔ اہلیان شہر نے مندرجہ ذیل سپاسنامہ شاہ جی کو دکھایا جسے پڑھ کے شاہ جی کو بے حد صدمہ ہوا دنیا کی روحانی اصلاح کرنے والے کافر حکومت کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ چنانچہ باغ لنگے خاں میں مسلسل تین دن اسی سپاسنامے کے ساتھ ساتھ پیران عظام سے کہا:

''اے پیران طریقت!! یہ سپاسنامہ فرنگی کے حضور پیش کرکے آپ نے اپنے آباؤاجداد کی تعلیم، ان کے اصول، ان کی روحانی زندگی پر وہ کالک مل

(۱۴) شیخ شہاب الدین خان بہادر

(۱۵) شیخ احمد

(۱۶) سید محمد حسین شاہ شیر گڑھ ضلع منٹگمری

(۱۷) مخدوم شیخ محمد راجو آف ملتان

(۱۸) دیوان محمد غوث

(۱۹) محمد مہر علی شاہ جلال پور

(۲۰) پیر محمد خضر حیات

(۲۱) صاحبزادہ محمد سعد اللہ آف سیال شریف۔خواجہ شمس الدین سیالوی جے پوتے اور محمد الدین سیالوی کے سب سے چھوٹے لڑکے ہیں۔سیالوی خاندان کا بریلوی مذہب میں وہی روحانی مقام ہے جو علمائے اہلسنت کے ہاں حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔اور تمام بڑے بڑے بریلوی مولوی اس خانقاہ کے ساتھ روحانی طور پر منسلک ہیں۔موصوف اس وقت سیالوی گدی کی نمائندگی کر رہے تھے۔

(۲۲) سید غلام محی الدین المعروف بابو جی، خلف الرشید سید مہر علی شاہ آف گولڑہ شریف۔

(۲۳) سید قطب علی شاہ آف ملتان، پیر صاحب کے احمد رضا خان صاحب سے محبانہ ومخلصانہ تعلقات تھے۔ملاحظہ ہو تذکرہ اکابر اہلسنت، ص ۴۰۵۔

(۲۴) پیر چراغ علی آف ملتان

(۲۵) پیر ناصر الدین شاہ آف شاہ پور

(۲۶) پیر غلام احمد شاہ آف شاہ پور

(۲۷) مخدوم غلام قاسم سجادہ نشین

(۲۸) سید نوازش حسین شاہ آف شیر گڑھ ضلع منٹگمری

(۲۹) مولوی غلام محمد خادم گولڑہ شریف

(۳۰) سید فدا حسین کیمل پور

(۳۱) محمد اکبر شاہ آف شیر شاہ ملتان

(۳۲) غلام قاسم شاہ آف شیر شاہ ملتان

(۳۳) مولوی سید زین العابدین شاہ آف ملتان۔

(۳۴) پیر چراغ شاہ کوٹ سدھانہ جھنگ

(۳۵) محبوب عالم خادم گولڑہ شریف

(۳۶) منشی حیات محمد گولڑہ شریف

(۳۷) برہان الدین خادم گولڑہ شریف۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انگریز کے حامی مشائخ

مشائخ اور علماء سُو کی انگریزوں کے لئے خدمات اور اس کا منہ بولتا ثبوت
فقیر امیر علی قریشی نے یہ فوٹو کاپی برٹش میوزیم لندن سے حاصل کرکے شائع کی ہے

۴ - دعا نامہ بطور ایڈریس

بحضور جناب نواب ہز آنر سر مائیکل فرانسس
اوڈوائر - جی - سی - آئی - ای - کے - سی - ایس - آئی
لفٹیننٹ گورنر بہادر پنجاب[1]

حضور والا!

ہم خادم الفقراء سجادہ نشینان و علماء مع متعلقین شرفائے حاضر الوقت مغربی حصہ پنجاب نہایت ادب اور انکسار سے یہ ایڈریس لے کر خدمت عالی میں حاضر ہوئے ہیں۔ اور ہمیں یقین کامل ہے۔ کہ حضور انور جن کی ذات عالی صفات میں قدرت نے دلجوئی - ذرہ نوازی اور انصاف پسندی کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے۔ ہم خاکساران باوفا کے اظہارِ دل کو توجہ سے سماعت فرما کر ہمارے کلاہ فخر کو چار چاند لگا دینگے۔

سب سے پہلے ہم ایک دفعہ پھر حضور والا کو مبارک باد کہتے ہیں۔ کہ جس عالمگیر اور خوفناک جنگ کا آغاز حضور کے عہد حکومت میں ہوا - اس

---

[1] یہ وہی گورنر ہیں جنھوں نے جلیانوالہ باغ میں گولیاں چلوا کر ایک آن میں لاکھوں آدمی مروا دئے تھے

نے حضور ہی کے زمانے میں بخیر و خوبی انجام
پایا۔ اور یہ بابرکت و با حشمت سلطنت جس پر
پہلے بھی سورج کبھی غروب نہیں ہوتا تھا۔ اب
آگے سے زیادہ مستحکم اور آگے سے زیادہ روشن
اور اعلےٰ عظمت کے ساتھ جنگ سے فارغ ہوئی
جیسا کہ شہنشاہ معظم نے اپنی زبان مبارک
سے ارشاد فرمایا ہے۔ واقعی برطانوی تلوار
اُس وقت نیام میں داخل ہوئی جب دنیا کی
آزادی۔ امن و امان اور چھوٹی چھوٹی قوموں
کی بہبودی مکمل طور پر حاصل ہوکر بالآخر سچائی
کا بول بالا ہوگیا۔
حضور کا زمانہ ایک نہایت نازک زمانہ تھا۔
اور پنجاب کی خوش قسمتی تھی۔ کہ اُس کی عنان
حکومت اس زمانے میں حضور جیسے صاحب
استقلال بیدار مغز و عالی دماغ حاکم کے مضبوط
ہاتھوں میں رہی۔ جس سے نہ صرف اندرونی
امن ہی قائم رہا۔ بلکہ حضور کی دانشمندانہ رہنمائی
میں پنجاب نے اپنے ایثار۔ وفاداری اور جان نثاری
کا وہ ثبوت دیا۔ جس سے "شمشیر سلطنت" کا
قابل فخر و عزت لقب پایا۔ بھرتی کا معراج
صلیب احمر کی اعجاز نما دستگیری۔ قیام امن

کی تدبیر۔ تعلیم کی ترقی سب حضور ہی کی
بدولت ہمیں حاصل ہوئیں۔ اور حضور ہی
ہیں جنہوں نے ہر موقع و ہر وقت پنجاب
کی خدمات و حقوق پر زور دیا۔ صرف جناب
والا کو ہی ہماری بہبودی مطلوب نہ تھی۔
بلکہ صلیب احمر (Red Cross) و تعلیم نسوان
کے کام میں حضور کی ہمدم و ہمراز جناب لیڈی
اوڈوائر صاحبہ نے جن کو ہم مروت کی زندہ
تصویر سمجھتے ہیں۔ ہمارا ہاتھ بٹایا اور ہندوستانی
مستورات پر احسان کرکے ثواب دارین حاصل کیا
ہماری ادب سے التجا ہے۔ کہ وہ ہمارا دلی شکریہ
قبول فرمادیں۔

حضور انور! جس وقت ہم اپنی آزادیوں کی
طرف خیال کرتے ہیں۔ جو ہمیں سلطنت برطانیہ
کے طفیل حاصل ہوئیں۔ جب ہم اُن دُخانی
جہازوں کو سطح سمندر پر اٹکھیلیاں کرتے
دیکھتے ہیں۔ جن کے طفیل ہمیں اس مہیب
جنگ میں امن و امان حاصل رہا۔ جب ہم تار
برقی کے کرشموں پر۔ علیگڑھ اور اسلامیہ کالج
لاہور و پشاور جیسے اسلامی کالجوں اور دیگر قومی
درسگاہوں پر نظر ڈالتے ہیں۔ اور پھر جب

ہم بے نظیر برطانوی انصاف کو دیکھتے ہیں۔
جس کی حکومت میں شیر اور بکری ایک گھاٹ
پانی پی رہے ہیں۔ تو ہمیں ہر طرف احسان ہی
احسان دکھائی دیتے ہیں۔ ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

باوجود فوجی قانون کے جو خود فتنہ پردازوں
کی شرارت کا نتیجہ تھا۔ مسلمانوں کے مذہبی احساس
کا ہر طرح سے لحاظ رکھا گیا۔ شب برات کے
موقع پر اُن کو خاص رعایتیں دکھائیں۔ رمضان
المبارک کے واسطے حالانکہ اہل اسلام کی درخواست
یہ تھی۔ کہ فوجی قانون ساڑھے گیارہ بجے شب
سے ۲ بجے تک محدود کیا جاوے۔ لیکن حکام
سرکار نے یہ وقت بارہ بجے سے دو بجے کر دیا۔
مسجد شاہی جو فی الاصل قلعہ کے متعلق تھی۔ اور
جو ابتدائی عملداری سرکار ہی میں واگذار ہوئی
تھی۔ اہالیان لاہور نے اس مقدس جگہ کو ناجائز
سیاسی امور کے واسطے استعمال کیا۔ جس پر متولیان
مسجد نے جو خود مفسدہ پردازوں کو روک نہیں
سکتے تھے۔ سرکار سے امداد چاہی۔ یہی وجہ تھی
کہ سرکار نے اس کا ایسا ناجائز استعمال بند

ہمارے نہیں۔ ہم ان احسانوں کو کبھی نہیں بھول
سکتے۔ اب اس جنگ عظیم کے خاتمہ پر صلح کی
کانفرنس میں سلطنت ترکی کی نسبت جلد فیصلہ
ہو جانے والا ہے۔ ممکن ہے یہ فیصلہ مسلمانوں
کی امیدوں کے بر خلاف ہو لیکن ہم بخوبی جانتے
ہیں۔ کہ اس فیصلہ میں سرکار برطانیہ اکیلی مختارکار
نہیں ہے۔ بلکہ بہت سی دوسری طاقتوں کا
بھی اس میں ہاتھ ہے۔ شہنشاہ معظم کے وزراء
جو کوششیں ٹرکی کے حق میں کرتے رہے ہیں۔
اس کے واسطے ہم ان کے بہر حال مشکور ہیں۔
یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ یہ جنگ مذہبی اغراض
پر مبنی نہ تھی۔ اور اپنے اپنے عمل کا اور
اس کے نتائج کا ہر ایک خود ذمہ دار ہے ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

مگر ہمیں پوری توقع ہے۔ کہ ہماری گورنمنٹ
اس بات کا خیال رکھیگی۔ کہ مقامات مقدسہ کا
اندرونی نظم و نسق مسلمانوں کے ہی ہاتھوں میں
رہے اور ہم حضور سے درخواست کرتے ہیں۔
کہ جب حضور وطن کو تشریف لے جاویں۔ تو
اس نامور تاجدار ہندوستان کو یقین دلائیں کہ

چاہے کیسا ہی انقلاب کیوں نہ ہو۔ ہماری وفاداری میں سرِ مو فرق نہ آیا ہے۔ اور نہ آسکتا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہم اور ہمارے پیروان اور مریدان فوجی وغیرہ جن پر سرکار برطانیہ کے بے شمار احسانات ہیں۔ ہمیشہ سرکار کے حلقہ بگوش۔ اور جان نثار رہیں گے۔

ہمیں نہایت رنج و افسوس ہے کہ ناتجربہ کار و نوجوان امیر امان اللہ خان والئے کابل نے کسی غلط مشورہ سے عہدناموں اور اپنے باپ دادا کے طرزِ عمل کی خلاف ورزی کر کے خداوند تعالےٰ کے صریح حکم واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا (یعنی وعدے کا ایفا کرو۔ ضرور وعدے کے متعلق پوچھا جائیگا) کی نافرمانی کی۔ ہم جناب والا کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم امیر افغانستان کے اس طرز عمل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہم اہالیان پنجاب احمد شاہ کے حملوں اور نادر شاہی قتل و غارتگری کو نہیں بھول سکتے۔ ہم اس غلط اعلان کی جس میں اس نے سراسر خلاف واقع لکھا ہے۔ کہ اس سلطنت کی مذہبی آزادی میں خدانخواستہ

کسی قسم کی رکاوٹ واقع ہوئی زور سے تردید کرتے ہیں۔ امیر امان اللہ خان کا خاندان سرکار انگلشیہ ہی کی بدولت بنا اور اس کی احسان فراموشی کفران نعمت سے کم نہیں۔

ہم کو اُن کوتاہ اندیش دشمنانِ ملک پر بھی سخت افسوس ہے۔ جن کی سازش سے تمام ملک میں بدامنی پھیل گئی۔ اور جنہوں نے اپنی حرکات ناشائستہ سے پنجاب کے نیک نام پر دھبا لگایا۔ مقابلہ آخر مقابلہ ہی ہے۔ اور کبھی خاموش نہیں رہ سکتا۔ اور یہ حضور والا ہی کا زبردست ہاتھ تھا۔ جس نے اس بے چینی و بدامنی کا اپنی حُسنِ تدبیر سے فی الفور قلع قمع کر دیا۔ ان بدبختوں سے از راہ بدبختی فاش غلطیاں سرزد ہوئیں۔ لیکن حضور ابرِ رحمت ہیں اور ابرِ رحمت زرخیز اور شور زمین دونو پر یکساں برستا ہے۔ ہم حضور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم ان گمراہ لوگوں کی مجنونانہ و جاہلانہ حرکات کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے قرآن میں یہی تلقین کی گئی ہے۔ لا تفسدوا فی الارض (یعنی دنیا میں فساد اور بدامنی مت پیدا کرو۔) اور ان اللہ لا یحب

المفسدین (یعنی بے شک خدا فساد کرنیوالوں سے محبت نہیں کرتا)۔

حضور انور۔ اگرچہ آپ کی مفارقت کا ہمیں کمال رنج ہے۔ ع

سر غم سے جھکے کیوں نہ سردار ہمارا
لو ہم سے چھٹا جاتا ہے سردار ہمارا

لیکن ساتھ ہی ہماری خوش نصیبی ہے۔ کہ حضور کے جانشین سر ایڈورڈ میکلیگن بالقابہم ہیں۔ جن کے نام نامی سے پنجاب کا بچہ بچہ واقف ہے۔ اور جن کا حسن اخلاق رعایا نوازی میں شہرۂ آفاق ہے۔ اور جو ہمارے لئے حضور کے پورے نعم البدل ہیں۔ اُن کا ہم دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور ان کی خدمت والا میں یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم بمثل سابق اپنی جوش عقیدت و وفا داری کا ثبوت دیتے رہیں گے۔

حضور اب وطن کو تشریف لے جانے والے ہیں۔ ہم دعا گویان جناب باری میں دعا کرتے ہیں۔ کہ حضور بمع لیڈی صاحبہ و جمیع متعلقین مع الخیر اپنے پیارے وطن میں پہنچیں۔ تا دیر سلامت رہیں۔ اور وہاں جاکر ہم کو دل سے نہ بھلائیں۔ ع

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

المستدعان

فہرست منقولہ فارم دعا نامہ

غلام محی الدین المعروف بابوجی کا دستخط

سید غلام محی الدین صاحب خلف الرشید

سید مہر علیشاہ صاحب ان گولڑہ شریف

مہر منیر
سوانح حیات
حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف

...اپنے کام کے صرف نمازِ عصر کے بعد فارغ ہوتا ہوں لہٰذا معذور ہوں۔ صاحب بہادر مجھ سے جس امر کی دریافت
...تشریف لاکر یا بوساطت عملۂ ماتحت دریافت فرما سکتے ہیں۔" چنانچہ یہ جواب موصول ہونے پر سپرنٹنڈنٹ پولیس آئے
...گفت وشنید ہوئی۔

...جنگِ عظیم کے بعد رولٹ ایکٹ کے خلاف ہنگاموں کے دوران جلیانوالہ باغ امرتسر کی فائرنگ کے ہیرو، بدنام زمانہ
...لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کی یہاں سے روانگی کے وقت طبقۂ اُمراء اور بعض سجادہ نشینوں نے الوداعی پارٹی کے دوران
...سپاسنامہ پیش کیا جس میں انگریزی راج کی تعریف و توصیف کی گئی تھی۔ اس موقعہ پر کمشنر راولپنڈی اور دیگر متعدد اُمراء و
...کے باوجود حضرت قبلۂ عالم قدس سرہٗ نے اس اجتماع میں شرکت سے قطعاً انکار فرمایا۔ مگر ملک سر عمر حیات خان ٹوانہ
...اصرار پر بالآخر اپنے صاحبزادہ جناب بابوجی مدظلہ العالی کو شمولیت کے لیے یہ فرماتے ہوئے بھیج دیا کہ ملک عمر حیات خان
...اس وجہ سے مجھے اُس کا خیال ہے۔ لہٰذا جناب بابوجی مدظلہ العالی طوعاً و کرہاً لاہور تشریف لائے۔ ملک عمر حیات خان نے کہا کہ
...نہ کیجئے گا جو کچھ ہم کہیں آپ صرف ہاں میں ہاں ملادیں۔ جناب بابوجی نے دریافت فرمایا آپ لوگ کیا کہیں گے تو
...نے انگریزوں کے لیے مدحیہ الفاظ کہے۔ بابوجی نے فرمایا میں اس کی تو تائید نہیں کرسکتا کیونکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اس پر
...نے بابوجی کی شمولیت کو مناسب نہ سمجھا چنانچہ آپ اُن سے فارغ ہو کر واپسی سے قبل جب جناب دیوان سید محمد
...شریف سے ملے تو انہوں نے باصرار روک لیا اور اپنے ہمراہ پارٹی میں لے گئے۔ بابوجی فرماتے ہیں کہ مجھے کچھ علم نہ
...کے طور طریقے اور آداب کیا ہوتے ہیں۔ ایک کاغذ پر سب کے دستخط کرائے گئے۔ میں نے بھی اس خیال
...سے دستخط کردیئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ دستخط سپاسنامہ کے سلسلہ میں تھے سخت افسوس ہوا مگر اُس وقت
...ہوسکتا تھا۔

...ظفر علی خان مرحوم مدیر اخبار "زمیندار" نے اُن مشایخ و سجادہ نشینوں کے خلاف جو نظم شایع کی اُس میں حضرت
...کیسے کردیا۔ حالانکہ سب پر روشن تھا کہ آپ اس اجلاس میں قطعاً شریک نہیں ہوئے اور نہ ہی اسے

...کمشنر کی حاضری اور عقیدت

...نے اپنے مسودات میں ایک ڈپٹی کمشنر کا واقعہ بدیں انداز تحریر کیا ہے:-
...پہلے فوج میں رہ چکا تھا راولپنڈی میں بطور ڈپٹی کمشنر تعینات ہوا اور اُس نے دیہاتی دورہ کے سلسلہ میں گولڑہ شریف
...توقع تھی کہ پیر صاحب سلام کے لیے آئیں گے مگر آپ نہ گئے آخر اُس نے دربار شریف کے بالکل قریب
...خان سکنہ حسن ابدال اور دیگر نیازمندان نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ مقامی افسر ہے مناسب
...کے جب آپ سواری کی غرض سے تشریف لے جائیں تو چند منٹ کے لیے توقف فرماکر ڈپٹی کمشنر صاحب
...نے اُس روز سواری کے وقت کیمپ کا راستہ ہی چھوڑ دیا۔ اس سے کچھ پہلے ارباب حکومت نے
...کیا تھا اور حضرت قبلۂ عالم قدس سرہٗ کے اُس علاقہ میں پیری مُریدی کے وسیع اثر سے بخوبی آگاہ ہو
...ڈپٹی کمشنر صاحب کے ایک قادیانی مسلخوان نے اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے حالات کو